شادی بیاہ کے احکام و مسائل (3)

﴿حق مہر کی شرعی حیثیت﴾

النّكاح
﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾

شیخ طریقت متکلم اسلام

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

حق مہر کی شرعی تعریف: 4

حق مہر ادا کرو: 4

حق مہر خوشی دلی سے ادا کرو: 5

حق مہر کی نیت کے بغیر نکاح پر وعید: 5

حق مہر سے متعلق اصولی بات: 6

حق مہر کی مقدار: 6

بابرکت عورت کا حق مہر: 6

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ: 7

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعہ پر اشکال کا جواب: 8

مَہرِ مُعَجَّل: 9

مَہرِ مُؤَجَّل: 10

مہر مسمیٰ: 10

مہر مثل: 10

حق مہر کی تعیین: 10

حق مہر میں نقدی کے بجائے زیورات / سامان:.................. 10

حق مہر دس درہم کی مقدار سے کم ذکر کیا گیا:.................... 11

مہر کی ادائیگی سے پہلے... ضابطہ اور رابطہ: 11

رخصتی سے پہلے طلاق کی صورت میں حق مہر کا مسئلہ: 11

مہر فاطمی:............................... 11

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا حق مہر:....................... 12

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں حق مہر کے حوالے سے احکام ذکر فرمائے ہیں۔ اختصار اور جامعیت کے ساتھ انہیں ذکر کیا جاتا ہے تاکہ بطور مسلمان ہمیں اس حکم شرعی کا علم ہو اور اس میں ہونے والی کوتاہیوں سے بچا جا سکے۔

حق مہر کی شرعی تعریف:

نکاح کرنے کی وجہ سے شوہر کو بیوی سے جماع کرنے کا حق اور ایک طرح کی ملکیت حاصل ہو جاتی ہے اسی حق اور ملکیت کے معاوضہ کے طور پر دی جانے والی چیز کو شریعت میں حق مہر کہا جاتا ہے۔

حق مہر ادا کرو:

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

سورۃ النساء، رقم الآیۃ:24

ترجمہ: (چند مخصوص خواتین جن کا تذکرہ مذکورہ آیت سے پہلے اور اس آیت کے ابتدائی حصہ میں بیان ہو چکا ہے ان کے علاوہ) تمام عورتوں کے بارے میں تمہارے لیے حلال کر دیا ہے کہ تم اپنا مال (بطور حق مہر) ادا کر کے انہیں (عقد نکاح میں) لانا چاہو (تو لا سکتے ہو) بشرطیکہ ان عورتوں سے نکاح کر کے عفت و پاکدامنی حاصل کرنا مقصود ہو محض (جنسی) شہوت کی تکمیل نہ ہو۔ جن عورتوں

سے تم نے نکاح کر کے جنسی نفع (ازدواجی لطف) اٹھا لیا ہو ان کو ان کا وہ حق مہر ادا کر دو جو مقرر کیا گیا تھا۔ ہاں حق مہر مقرر کرنے کے بعد بھی جس (کمی و بیشی) پر تمہاری باہمی رضامندی ہو (جائے وہ طے کر سکتے ہو اس معاملے میں) تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اس بات کا یقین رکھو کہ اللہ کی ذات ہر بات کو جاننے میں علم والی ہے اور ہر حکم دینے میں حکمت والی ہے۔

حق مہر خوشی دلی سے ادا کرو:

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ۝۴

سورۃ النساء، رقم الآیۃ:4

ترجمہ: اور (اپنی) عورتوں (بیویوں) کو ان کے حق مہر خوش دلی سے ادا کرو۔ ہاں اگر وہ (عورتیں) اس کا کچھ حصہ اپنی خوشی سے چھوڑ دیں تو (اس کو استعمال کرنا عار کی بات نہیں بلکہ) خوشی اور مزے سے کھاؤ۔ (یعنی استعمال کرو)

حق مہر کی نیت کے بغیر نکاح پر وعید:

حق مہر شوہر کے ذمے بیوی کا ایسا حق ہے جو واجب ہے۔ جو شخص اس کی پرواہ نہیں کرتا شریعت نے اس کے لیے بہت سخت وعید ذکر کی ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُه يَقُوْلُ : قَالَ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَكَحَ امْرَأَةً وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَهْرِهَا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ زَانٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث:17699

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کے دل میں حق مہر دینے کا ارادہ نہیں تو ایسا شخص قیامت والے دن اللہ کی بارگاہ میں زانی کی حیثیت سے پیش ہو گا۔

حق مہر سے متعلق اصولی بات:

حق مہر میں دو چیزوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

1: حق مہر اتنا زیادہ نہ ہو کہ لڑکا دیتے ہوئے دِقّت اور تنگی محسوس کرے۔

2: اتنا تھوڑا نہ ہو کہ لڑکی اپنی سہیلیوں اور خاندان کو بتاتے ہوئے شرم محسوس کرے۔

حق مہر کی مقدار:

حق مہر کی زیادہ سے زیادہ کوئی حد مقرر نہیں جبکہ کم سے کم دس دراہم چاندی یا اس کی مقدار کے برابر رقم / سامان وغیرہ۔

فائدہ: مروجہ حساب کے مطابق دو تولہ ساڑھے سات ماشے چاندی کی برابر ہے اور موجودہ وزن کے مطابق اس کی مقدار 30 گرام 618 ملی گرام ہوتی ہے۔ چونکہ چاندی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے اس لیے اس کی مالیت بازار سے معلوم کرنی چاہیے۔

بابرکت عورت کا حق مہر:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعْظَمُ النِّسَاءِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُنَّ صَدَاقًا۔

المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث:2732

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ بابرکت عورت وہ ہے جس کا حق مہر آسانی والا ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَالُوا فِي صُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَبْلُغُنِي عَنْ أَحَدٍ سَاقَ أَكْثَرَ مِنْ شَيْءٍ سَاقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سِيقَ إِلَيْهِ إِلَّا جَعَلْتُ فَضْلَ ذٰلِكَ فِي بَيْتِ الْمَالِ ۔ ثُمَّ نَزَلَ فَعَرَضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! كِتَابُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَوْ قَوْلُكَ؟ قَالَ: بَلْ كِتَابُ اللهِ بِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَتْ: إِنَّكَ نَهَيْتَ النَّاسَ آنِفًا أَنْ يُغَالُوا فِي صُدُقِ النِّسَاءِ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿وَّ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا﴾ فَقَالَ عُمَرُ: كُلُّ أَحَدٍ أَفْقَهُ مِنْ عُمَرَ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لِلنَّاسِ: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تُغَالُوا فِي صُدُقِ النِّسَاءِ فَلْيَفْعَلْ رَجُلٌ فِي مَالِهِ مَا شَاءَ۔

شرح مشکل الآثار، رقم الحدیث: 5059

ترجمہ: امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو شرعی احکام سمجھانے کے لیے خطبہ دیا اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ عورتوں کے مہنگے مہنگے حق مہر مقرر نہ کرو مجھے کسی کے بارے میں یہ پتہ نہ چلے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حق مہر دیتا ہو اگر ایسا ہوا تو میں اس سے لے کر بیت المال میں جمع کر دوں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ منبر سے اتر سے باہر تشریف لائے تو ایک قریشی خاتون نے آپ سے کہا: امیر المومنین! اللہ کی کتاب

قرآن مجید زیادہ لائق اتباع ہے یا آپ کی بات؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اللہ کی کتاب زیادہ لائق اتباع ہے۔ (لیکن آپ یہ سوال کیوں پوچھ رہی ہیں؟) اس قریشی خاتون نے فرمایا: آپ نے ابھی لوگوں کے مہنگے حق مہر دینے منع کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ تو اپنی کتاب قرآن میں فرماتے ہیں: اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی سے نکاح کرنا چاہتے ہو اور ان میں سے ایک کو ڈھیر سارا مہر دے چکے ہو، تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کی بات سن کر دو یا تین بار تواضعاً یہ جملہ ارشاد فرمایا کہ ہر شخص عمر سے زیادہ سمجھدار ہے۔ اس کے بعد دوبارہ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں سے فرمایا: میں نے تمہیں مہنگے حق مہر مقرر کرنے نے روکا تھا۔ اب میں کہتا ہوں کہ مرد کو اپنے مال کو (حق مہر کے طور پر) خرچ کرنے کا مکمل اختیار ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعہ پر اشکال کا جواب:

یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جو مسئلہ ایک قریشی خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کو معلوم تھا کیا وہ مسئلہ خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم نہیں تھا؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی یہ بات معلوم تھی کہ عورت کو حق مہر میں دولت کے ڈھیر دیے جاسکتے ہیں شرعا جائز اور صحیح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا روکنا عمل رسول کی وجہ سے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا اپنی ازواج کو دیا ہے اس سے زیادہ مقدار نہ دی کیونکہ زیادہ مقرر کرلینے کے بعد دیتے وقت دشواریاں پیش آتی ہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث مبارک میں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُثَقِّلُ صَدَقَةَ امْرَأَتِهِ حَتَّى يَكُونَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِي

نَفْسِه۔

سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:1887

ترجمہ: حضرت ابو العجفاء سلمی رحمہ اللہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شوہر اپنی بیوی کے لیے مہنگا حق مہر مقرر کر کے اپنے لیے مشکلات پیدا کرتا ہے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس عورت کو بروقت دے نہیں سکتا / یا قرض اٹھا کر دے تو دیتا ہے لیکن قرض کی واپسی مشکل ہو جاتی ہے ان وجوہات کی بنیاد پر آپس میں عداوت و دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث مبارک میں یہ بات بھی موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ بابرکت عورت وہی ہے جس کا حق مہر آسانی سے ادا کیا جا سکے۔

تیسری بات یہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس عورت کی بات کو مان لینا اس لیے تھا تاکہ سامعین زیادہ حق مہر دینے کو حرام نہ سمجھنے لگیں۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بہت زیادہ مقرر کر دینے میں دشواریوں اور عداوت والے اندیشوں کی کراہت بھی باقی نہ رہے۔

حق مہر کی اقسام:

اب حق مہر کی اقسام ذکر کی جاتی ہیں۔

مَہرِ مُعَجَّل:

معجل کا لفظ تعجیل سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی ہوتا ہے جلدی کرنا، فی الفور کرنا وغیرہ۔ مہر معجل اس مہر کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی جلدی کی جائے یعنی عقد نکاح کے وقت یا بیوی سے جماع کے وقت۔

مَہرِ مُؤجّل:

مؤجل کا لفظ تاجیل سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہوتا ہے مدت مقرر کرنا، میعاد طے کرنا وغیرہ۔ مہر مؤجل اس مہر کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی جلدی نہ کی جائے بلکہ مدت اور میعاد کو مقرر کر کے بعد میں کی جائے۔

مہر مسمیٰ:

حق مہر میں اصل تو یہی ہے کہ نکاح کے موقع پر حق مہر کی مقدار اور ادائیگی کا وقت مقرر کر دیا جائے اس مقرر کردہ کو مہر مسمیٰ کہتے ہیں۔ اگر مہر مقرر نہ کیا گیا تو پھر مہر مثل دینا لازم ہو گا۔

مہر مثل:

مہر مثل کا دوسرا نام خاندانی مہر بھی ہے۔ یعنی اس لڑکی کے والد کے خاندان کی وہ لڑکیاں جو حسن و جمال، خاندانی شرافت، عمر اور عقل و سمجھداری میں اس کے برابر ہوں ان کا جتنا مہر عام طور پر چل رہا ہو اس کا بھی اتنا مہر ہو گا۔ اسی کو "مہر مثل" کہتے ہیں۔

حق مہر کی تعیین:

حق مہر کا مقرر کرنا زوجین کی باہمی رضامندی پر موقوف ہوتا ہے۔ چاہیں تو سارا معجل مقرر کر لیں، چاہِیں تو موجل مقرر کر لیں، چاہیں تو کچھ حصہ معجل اور کچھ حصہ مؤجل مقرر کر لیں۔

حق مہر میں نقدی کے بجائے زیورات / سامان:

حق مہر میں نقدی کے بجائے زیورات یا سامان وغیرہ کو بھی طے کیا

جا سکتا ہے بشرطیکہ اس کی مالیت دس دراہم چاندی سے کم نہ ہو۔

حق مہر دس درہم کی مقدار سے کم ذکر کیا گیا:

حق مہر کی زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر نہیں البتہ کم سے کم مقدار دس درہم ہے اگر کہیں پر مقدار دس درہم سے کم ذکر کر دی گئی تو اس کا اعتبار نہیں ایسی صورت میں بھی کم سے کم دس درہم کی مقدار کے برابر حق مہر واجب ہو گا۔

مہر کی ادائیگی سے پہلے… ضابطہ اور رابطہ:

مہر عورت کا حق ہے اس بارے میں شریعت نے اس کی جلد ادائیگی کی تاکید کی ہے اگر مکمل مہر معجل ہو تو عورت کو شرعی طور پر یہ حق حاصل ہے کہ وہ مہر کی ادائیگی سے پہلے شوہر کو حقوق کی ادائیگی سے روک سکتی ہے۔ شوہر اس پر جبر اور زبردستی نہیں کر سکتا۔ یہ ضابطہ ہے۔ اگر عورت مہر معجل کے باوجود فوری ادائیگی کا مطالبہ نہیں کرتی بلکہ رضامندی سے حقوق ادا کرنے کی اجازت دے دیتی ہے تو یہ شرعی طور پر بلا کراہت جائز ہے۔ یہ رابطہ ہے۔

رخصتی سے پہلے طلاق کی صورت میں حق مہر کا مسئلہ:

اگر رخصتی / خلوت صحیحہ (تنہائی میں ایسی ملاقات کہ زوجین اس میں حقوق زوجیت ادا کر سکیں) سے پہلے پہلے طلاق ہو جائے تو ایسی صورت میں مقرر کردہ کل حق مہر کا نصف ادا کرنا پڑے گا۔

مہر فاطمی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر ازواج مطہرات اور بیٹیوں کا حق مہر بارہ اوقیہ چاندی تھی جس کی مالیت 500 درہم بنتی ہے۔ اسی کو مہر فاطمی بھی کہتے ہیں۔

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا حق مہر:

زوجہ مطہرہ	حق مہر
ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا	500 درہم
ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	400 درہم
ام المومنین سیدہ عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما	500 درہم
ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما	400 درہم
ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	400 درہم
ام المومنین سیدہ ام سلمہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا	سامان ①
ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	400 درہم
ام المومنین سیدہ جویرہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	40 غلام آزاد ②
ام المومنین سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما	4000 درہم ③
ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا	آزادی ④
ام المومنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	400 درہم

① اس کی تفصیل یہ ہے کہ سامان میں چمڑے کے بنے ہوئے خاص قسم کا ایک تکیہ، دو مشکیزے اور دو چکیاں عطا فرمائی تھیں۔

② اس تفصیل یہ ہے کہ ان کے قبیلہ بنو مصطلق کے 40 غلاموں کو ان کے حق مہر کے طور پر آزاد کر دیا گیا۔

③ اس کی تفصیل یہ ہے کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر مرتد ہو کر مرے، جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ کو بہت

صدمہ ہوا، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دلجوئی کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عَمرُو بن امیہ ضُمَرِی رضی اللہ عنہ کو بادشاہ حبشہ نجاشی کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ آپ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے رضا و رغبت معلوم کر کے ان کا نکاح میرے ساتھ کر دیں۔ شاہ نجاشی نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا۔ آپ نے رضامندی کا اظہار فرمایا اور پیغام لانے والی باندی کو اپنے کنگن، انگوٹھیاں اور زیور اتار کر ہدیہ کر دیا اور خالد بن سعید بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو اپنے نکاح کا وکیل بنا کر نجاشی کے پاس بھیجا۔ شاہ نجاشی نے اپنے شاہی محل میں نکاح کی مجلس منعقد کی اور حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا اور 4000 درہم حق مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خود ادا کیا۔

❹ اس کی تفصیل یہ ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر آپ کو گرفتار کر کے جنگی قیدی بنا لیا گیا۔ اس موقع پر اسلام قبول کیا چونکہ شرافت کے اعتبار سے قبیلہ بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھی اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے خود نکاح فرما لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کا حق مہر اسی آزادی کو قرار دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

محمد الیاس گھمن

پیر، 13 دسمبر، 2021ء